

جگہہ برائے اشتہار خالی ہے

جلد ۲ نمبر ۱۷

مضامین

(مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۳۶ء)

فریدۃ القصر

مجموعہ نام ہے ... تام کیوں نہ عجب ہو ... لکھا ہوا بھی تو ایک اصفہانی بزرگ کا ہے جن کا اسم گرامی عمادالدین اصفہانی ہے۔ اگلے وقتوں کا دستور تھا کہ اپنے عصر کے ذی کمال اشخاص بالخصوص شعرا کے حالات اور یا عہد ماضی کے ادبی شعرا کے حالات و اشعار کا انتخاب ایک ضخیم کتاب بنا کر لکھا کرتے تھے لیکن جو اس سے بچے کے لئے جو حالات اور اشعار بہت مشہور تھے انھیں چھوڑ بھی دیتے تھے۔ شعرا مگر اس کا رواج عام نہ تھا ہر ایک ادیب جو شوق قلم کا ہے خالی وقت اسی طرح صرف کرتا تھا اس قسم کی بیاضیں ہمارے خاص میں تو ہر جگہ تقریبا پائی جاتی ہیں دوسرے ملکوں کا حال معلوم نہیں۔ ہزار در ہزار دس بیس شعرا ایک جگہ جمع ہوئے اور اب سو کتابوں کی شکل ہو کر ہم تک پہنچے ہیں خوش گو ہیں قابل تعظیم ہیں اسی طرح محفوظ رکھ سکا اور لائق ہوئی تو چند روز تک اس ملک میں سمجھ بوجھ سے اور مہکتا رہا ورنہ سیدھا خاص پہونچ گیا کچھ اوراق کلام جو دوسرے شعرا نے تاجر کی آنکھ بچا کے نکال لیے اور شیرازہ بستگی کے جلدوں میں پٹ بھی سکے۔ سچ ہے جو چیز مفت مل جاوے اس کی قدر نہیں کہ یہ سب کتاب کس کی قدر ہے جو کچھ بلی وہ گیا وہ قدر دان کے ہاتھ لگا لکھنؤ کی بڑھیاں اب تک بیان کرتی ہیں اسے بیاں اور وہ ردی کی قیمت سے سیر ایک روپیہ تین پیسے۔ میر علی بخش دہلوی کی اردو پہیلیاں اس بجائے ...

شہد پکے ہیں اور اس پانچ چھ آنے کی چیز کی کیا ہے ہم اکثر دوستوں کو اب تک شکایت ہے کہ فلاں فلاں یہ مرتب ہے اس بے چپ نے ٹال رکھی ہے۔ تذکرہ بالا کتاب بھی اسی نسل کا ہے۔ تاہم ہمارے پسند نہیں نہایت بے ڈھنگا اور کچھ بے معنی سا نظر آتا ہے ... خیال ہوتا ہے کہ انتخابی کا انتخاب ان کی علمی استعداد کے موافق ہوگا پس ... ذوق کی تو ضرورت ہے وہ ... یادداشت میں نہ ... معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص بھی ہوتے کے باعث ... گنجائش سے ضرور تذکرہ آراستہ ہوگا۔ مختصر یہ کہ اردو ادب نے تعریفوں کے پل باندھ دیئے

ضروری اعلان

ایڈیٹر صاحب کی شدید علالت کی وجہ سے ماہ مئی و جون میں ۵-۱۲- اور ۱۹-۲۶ تاریخ کے پرچے ۴ مرتبہ میں شائع ہونگے۔ (منیجر)

عرصہ ہوا ایک کتاب ... ایک سو برس کی ہو گیا۔ اب کیا کہیں جو اس کتاب کی جلد کی کیفیت ہوئی۔ وہ کو دھتا دے کے بیچ کیا کہ ... نقل نہ ادھر ادھر کا حال جگہ سے نہ ہلنے گا ... ادبی اُٹھے تو اس مکان سے اُٹھ سکے۔ ہم جہاں نقش پا بیٹھے ہیں وہاں سے اُٹھ سکے۔ خیر اس کے مذاق کا حال بھی معلوم ہو گیا۔ ہمارا مطلب اس ضروری تمہید اس قدر ہے کہ آج کل ریسرچ سوسائٹیاں بنی ہیں اہل ہندوستان میں بہت مشہور یا کروڑ پتی نامور مشاہیر شعرا و علما و سلاطین و خواتین سے بعض تشکیک کی وہ بھی چھپی ہوئی پیدا کرکے یا تو صاحب تذکرہ کی الزام ہی اُٹھا دیں یا پھر ان یقینی مستند اور متواتر واقعات کی جگہ ایسی خوبیاں اس کی ذات کے ساتھ منسوب کر دیں کہ اولیاء اللہ کو رشک آئے بی بی نور جہاں بیگم

بی ربیعہ انسانی اکی بی بی تھی کہ وہ نور جہاں تخت تاؤس نعمت ایاز و محمود کس پیچ میں یہ چیا نے ہوتے تھے نہیں ہوتے۔ ایسی بعض تشکیک اگر دینی امور میں پیدا کی جائے تو یقین کیجئے کل تمام مذہب اور تمام قدیم کتابیں غیر معتبر ہو جائیں گی۔ حالانکہ تعریض و استفاضہ و تواتر ایک بجز تحقیق کی بات محتاج تحقیق ہو جاتی ہے۔ کیا سو برس یا اس سے زیادہ کا واقعہ۔ ایک صاحب نے لکھا ہے کہ فلاں شہزادے نے بے بہادر سنگھ کے بہادر سنگھ کے پاؤں پر گرفتاری کے وقت سر رکھ دیا اور اس نے جان بخشی کی یہ بالکل غلط ہے۔ آخر کیوں۔ شہزادے کے تو ہم بھی ایسے جنتل نہ تھے وہ تو جان کے ڈرنے ہی نہ تھے۔ اس کے علاوہ ان کے ایک مصاحب نواب حمام الملک تجمل خاں نے ٹھیک ہی سے اپنے لڑکے کی روح مولانا ابوالکرب کے ... سے اور شہزادے کی روح ایک ہی دم کرا لی تھی۔ وہ ہر وقت سانے کی طرح جان نہیں چھوڑتا تھا اگر افسانہ بزدلی کا ہوتا تو اس نے جو تذکرہ اپنے حاضرین کا لکھا ہے اس میں اس کا ذکر ضرور ہوتا۔ یہ شہرہ نہ رہے کہ جو کتاب دنیا میں موجود نہ اس امیر یا امیر زادہ دوسرے معتبر کتب میں موجود۔ ہاں کچھ حوالہ بھی دیا جائے گا تو ایسا کہ پھر آپ ڈھونڈتے رہیں اور پتا نہ چلے مثلاً ۱۸۷۱ء میں ایک بڑی بی بی برازیل بے پرواز کی نے کا زیر دکھانے جیسے لات صاحب کے دفتر میں آئی تھیں انھوں نے اپنے عہد کے شاہی کا حال لکھنا آغاز کیا تھا کہ انجام کو پہونچ گئیں یہ کتاب ہمارے پاس اس افسانے کے دلائل رد و ابطال کے موجود ہے آکے دیکھ لیجیے۔ بس وہ فرق ہو تو چور کا حال وہ ہمارا حال۔ کمو یا ر و النسیم ھو الوسراج والسراج ھو النسیم۔ ہماری تحقیق میں قدما کی ایسی حرکتیں پیش کی جائیں گی۔ مگر یہ ہمارے معترض آنکھ تو رکھتے ہی نہیں۔

ریکارڈ اٹھا کے دیکھا نہیں کہ آخر میں فتح کس نے پائی۔ اگر آپ کو یقین نہ آئے گا اور سنتوش کی حمایت میں دو چار فقرے کہہ کے فرمائیں گے میں تحقیق کر چکا ہوں اب اس وقت زیادہ توسیع بحث کی مہلت نہیں ایسے حیلوں کا کیا جواب ہے؟ کوئی اس طرح چھپا ہوا ہے وہ ہمارے دوست شہنشاہ حبش لکھنؤ فرمائیں کہ مرد و زنی کے پرخچے اڑا کے رکھ دیے۔ فلسطین سے خبر آئی کہ حضور صدر مجلس عاملہ فلسطین کے بندرگاہ پر برطانی آبرو کے ذریعے رخصت فرما ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں سب خیر سلا[illegible] لیگ آف نیشن کی بے وفائی پر افسوس ہے کہ پہلے زبانی ہمارا دل بڑھا کے لڑوا دیا پھر قسم کی مدد ہم نے مانگی وعدہ کیا گیا کہ ضرور دی جائے گی۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں بھی تو دینا اور [illegible] تحفظ قائم رکھنے حفاظتی تدبیر کریں۔ سب جانتے تھے کہ یورپ میں نئے جان لیوا ہتھیار گڑھے گئے ہیں

اٹلی ماننے والا نہیں چنانچہ اس نے زہریلی گیس با تھیلیاں حاضر خدمت ہیں مگر ابھی یہ کیا یہاں تو سب لیسوائف اللہ دیے۔ وہ اے درد دل تک نہ پہنچ سکی کہ دوسری کروٹ بیٹھا اور وہ اٹلی والے دل میں رکھتے تھے اسے ظاہر کر دے۔ یہ کوئی اور نہیں کر سکتا کہ لیگ آف نیشن تھی کہا۔ ہم نے پہلے ہی یہ مطلب سمجھ لیا تھا چنانچہ ایک نشتر کا [illegible] کی تشکیل سے واضح طور پر ظاہر کر دیا۔ یہ تصویر ستمبر ۱۹۳۵ء میں نکلی تھی اب پھر نکالی گئی ہے کہ آپ اپنے نحیف الجثہ [illegible] کی سیاسی فراست کا نمونہ دیکھ لیجیے سب ماننے وقت [illegible] ہو سب ہیں اور بار لوگ کچھ نکال کے کھا گئے۔

خیر خواہوں کی مجبوریوں کی شکایت پھر بھلا گزیٹا بیگس کی زبان سے نکل ہی نہیں سکتی خیر مطلب صاف ہے اور مطلع ابھی ناصاف۔ کچھ نہ کچھ ابھی اور ہونے والا ہے۔

پیش طبیب ملا پیش ملا طبیب
پیش مسیح مرو پیش مرو مسیح

(نمبر ۲۵)

میڈم۔ عورتوں کے لیے سرکاری جگہ مستعمل ہے اول تو نظر و عمل۔ دوسرے میڈم کا لفظ کل عورتوں کے لیے مستعمل نہیں۔ کنواری عورتوں کے لیے میڈم کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ ان عورتوں کے لیے جن کا یہ سرکاری خطاب ہوتا ہے کنواری اور شادی شدہ کا لحاظ نہیں کیا گیا ورنہ عام عورتوں کے لیے اس کا لحاظ ضروری ہے۔

نارمل اسکول۔ اصول سکھانے والا مدرسہ

کن اصول کے سکھانے والا مدرسہ۔ قماربازی رنڈی بازی۔ زناکاری۔ شراب خواری۔ یا چوری کے اصول سکھانے والا مدرسہ۔

شپ۔ یہ کس نے بتا دیا کہ تب صرف

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ ۲۰۲ سنہ ۱۹۳۶ء

بعدالت [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible] ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت [illegible] کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ [illegible] سنہ ۱۹۳۶ء وقت [illegible] بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہ جو تاریخ جو آپ کے حاضر ہونے کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بنائے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۳۶ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۳۶ء [illegible]

بعدالت جناب [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت [illegible] کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ [illegible] بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہ تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات کو جن پر استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اطلاع رہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ [illegible] مئی سنہ ۱۹۳۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مطلب: [illegible] کیا جاتا ہے کہ بیان تحریری تاریخ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۳۶ء تک داخل کرو۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ [illegible] سنہ ۱۹۳۶ء)

نمبر مقدمہ

بعدالت جناب [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible] ہرگاہ مدعی نے [illegible] نالش بابت [illegible] کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ [illegible] اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہ تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات کو جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۶ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

روپے کی ہوتی ہے سونا اور تانبے وغیرہ کی نہیں
کیا آپ نے نہیں دیکھیں

نہلسٹ۔ وہ فرقہ جو کسی بے تاج سلطنت کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے کمال ہی کا کوہ ہی الفاظ کے معانی تراشتے ہیں۔ معانی معلوم ہوں یا نہ ہوں علامہ بننے کے شوق میں قلم انگلستان کر کے ہوا چلا ہی جاتا ہے یہ خیال کبھی نہ ہوا کہ ایسی بے سروپا معانی علامہ کا اقبال کا خطاب دلوائیں گی۔

نہلسٹ اس فرقہ یا شخص کو کہتے ہیں جو موجودہ کل قوانین حکومت و تمدن کو درہم برہم کر کے اپنی مفروضہ اصولوں کے مطابق تمدن قائم کرنا چاہتا ہے۔

نیچری۔ سر سید احمد کا مقلد

ان لا کوری لغات جب کچھ لکھتی ہیں تو اس میں جہالت ضرور ہوتی ہے بلکہ لکھ دیا سر سید کا حالانکہ سر سید کسی فرقہ کے بانی نہ تھے مگر لگے ہاتھوں نیچری کے اصول و عقائد و مسائل اسلام کو نیچرل سائنس کے مطابق ثابت کرنا چاہتے تھے نیچریت تو بہت پرانا فرقہ ہے اور حکما میں بھی آج موجود ہے سر سید احمد غریب پر کیوں تہمت رکھے انھوں نے یورپ میں مادیت کا زور دیکھا تو اپنی بساط کے مطابق اسلام کی حمایت کی فکر کی مگر آپ جیسے متعصب آدمی علامہ سر سید پر چوٹ کیے بغیر کیونکر رہتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کیا آپ نے جتنا لکھ دیے کے بعد لفظ کا مطلب سمجھا دیا۔

واچ۔ جیبی گھڑی۔

کہاں متعدد معانی لکھنے کا یہ شوق کہ غلط معانی بھی ہمہ دانی و وسعت علم دکھانے کو درج کر دیتے ہیں اور کہاں یہ بخل کہ صحیح معانی نظر انداز کر دیے۔ واچ یعنی زیر نظر رکھنا۔ خبر رکھنا۔ دیکھتے رہنا وغیرہ بھی آتا ہے۔ مثلاً اس آدمی کو واچ

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۔ [illegible])

نمبر مقدمہ [illegible]
[illegible]

بنام

[illegible]

آپ کو [illegible]

[illegible]

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

اطلاع نامہ بنام اشخاص ربایہ دخال درخواست

(دفعہ [illegible] ایکٹ نمبر [illegible])

عدالت جناب [illegible] صاحب [illegible]
درخواست دیوالیہ نمبر [illegible]
بمقدمہ [illegible]

بنام

[illegible]

عدالت ہذا [illegible] درخواست کے واسطے تاریخ [illegible] ماہ مئی ۱۹۳۶ء [illegible] مقرر کی ہے۔

تاریخ [illegible] اپریل ۱۹۳۶ء

بحکم عدالت

دستخط منصرم عدالت بخط انگریزی

مہر عدالت

کرنے کی ضرورت ہے یا اس مریض کی حالت درج کرتے رہنا۔

وارڈ۔ وہ نابالغ جس کی ذات یا جائداد یا دونوں کے لیے عدالت سے کوئی اور منتظم مقرر ہو۔

قانونی معانی درج فرما کر خاموشی اختیار کی۔ اب آگے لکھتے تو کیا لکھتے۔ کاکوری میں نہ کوئی بڑا اسپتال ہوگا اور نہ میونسپلٹی۔ وارڈ اسپتال یا شہر کے ایک حصہ کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے گنیش گنج وارڈ۔ گنیش گنج کا حلقہ یا فیمیل وارڈ۔ عورتوں کے علاج کے لیے مخصوص حصہ اسپتال۔

والنٹیر۔ بلامعاوضہ کی شرط غلط۔

وردی۔ گیلن صاحب کی رائے صحیح ہے یا غلط لیکن آپ کی رائے قطعاً غلط ہے۔ یہاں اظہار لیاقت کے لیے کاکوری اللغات نے گیلن صاحب سے اختلاف رائے کیا ہے۔ حالانکہ ہر مقام پر اسے مشعل ہدایت بنایا ہے۔

وکٹوریہ کراس۔ ایک اعزازی تمغہ جس پر صلیب کی شکل بنی ہوتی ہے اور کسی بہادرانہ کام کے صلے میں بادشاہ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

جب ناواقفیت کا یہ حال تھا کہ وکٹوریا کراس ایسے مشہور تمغے کی شکل یا حالات سے واقف نہ تھے تو لغت لکھنا اور اس میں وکٹوریا کراس درج کرنا کیا ضرور تھا۔ جس طرح اور کسی تمغہ یا خطاب کا تذکرہ نہیں کیا اس کا بھی تذکرہ نہ کرتے۔ کہیں وکٹوریا کراس کا نام سن پایا پھر تاب کہاں کاکوری اللغات میں درج بھی کر دیا۔ شکر ہے کہ آپ نے کسی اور تمغہ یا خطاب کا نام نہیں سنا۔ ورنہ معلوم نہیں کیا کیا گل کھلاتے۔

غلطی نمبر ۱۔ وکٹوریا کراس پر صلیب کی شکل نہیں بنی ہوتی ہے بلکہ یہ خود صلیب کی شکل کا ہوتا ہے۔ غلطی نمبر ۲۔ کسی بہادرانہ کام کے صلے میں عطا نہیں ہوتا۔ کسی کا لفظ لکھ کر اس تمغہ کو عام کر دیا۔ میدان جنگ میں جو بہادرانہ کام بمقابلہ دشمن کیا جائے اس کے صلے میں عطا ہوتا ہے۔ وہ بھی خاص بہادری ہونا چاہیے۔ غلطی نمبر ۳۔ بادشاہ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۴۰ ابتدائی سنہ ۳۶ء

عدالت جناب سید حسن رشا صاحب بہادر منصف [illegible]

[illegible] و دیال وغیرہ مدعیان

بنام

[illegible] وغیرہ مدعا علیہم

[illegible] قوم برہمن ساکن [illegible]

واضح ہو کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابت [illegible] دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ [illegible] سنہ ۱۹۳۶ء وقت [illegible] اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ کا دو [illegible] اور تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ [illegible] دستاویزات کو جن پر تم بنا دعویٰ رکھتے ہو یا جن سے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر روز مذکور پر تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۵ ماہ [illegible] سنہ ۱۹۳۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تنبیہ۔ حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ [illegible] سنہ ۱۹۳۶ء داخل کرو [illegible]

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

نوٹس

بعدالت جناب ایڈیشنل جج صاحب بہادر درجہ اول [illegible]

مقدمہ نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۲۰ اگست سنہ ۱۹۳۶ء

[illegible] رام دیال قوم برہمن ساکن [illegible] ضلع [illegible] سائل

بنام

[illegible] لال ولد [illegible] ساکن [illegible] پرگنہ و تحصیل [illegible] ضلع [illegible] وغیرہ

چونکہ سائل نے درخواست دفعہ [illegible] اگست سنہ ۱۹۳۶ء عدالت میں زیر جناب صاحب [illegible] بہادر [illegible] گذرانی ہے اور منجانب اپنے بیان تحریری داخل کرتا ہے لہٰذا اطلاع دی جاتی ہے کہ قرضہ ڈگری شدہ [illegible] درخواست [illegible] یا جائداد [illegible] تاریخ مذکور سے قبل اپنا بیان تحریری نسبت اپنے قرضہ کے داخل کریں ورنہ کوئی عذر بعد میں سماعت نہ ہوگا اور درخواست بعدم حاضری مسموع اور فیصل ہوگی۔

آج بتاریخ [illegible] سنہ ۱۹۳۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت



"دمِ آخر"


جاری شدہ ۱۸۳۹ء
ٹیلیفون نمبر ۱۳۹ لکھنؤ
تار کا پتہ
"حنا"
لکھنؤ
شاخ
قنوج - حیدرآباد دکن
اصغر علی محمد علی تاجر عطر حنا بلڈنگ لکھنؤ

کس بادشاہ کی طرف سے؟ یہ برٹش گورنمنٹ کا تمغہ ہے۔ آپ نے جو لفظ بادشاہ لکھ دیا۔ یہ تمغہ ۱۸۵۷ء میں پہلے پہل شروع ہوا۔ پہلے یہ تمغہ گورے سپاہیوں والوں کے لیے مخصوص تھا لیکن ۱۹۱۱ء سے کالے چہروں کو بھی عطا ہونے لگا۔

وکٹوریہ کراس ۔ ڈانگ میں واقع تھا۔

کاکوری اللغات سے زیادہ واقف تو جناب صاحب اور بھرتے جنھوں نے صحیح لفظ ویلفیر تلفظ کیا ہے۔ ورنہ بہرحال کاکوری اللغات کرنے والے ایل۔بی کے ڈپلومے دکھانے کے باوجود لفظ غلط لکھا ہے۔ اور خواہ مخواہ صحیح تلفظ ویلفیر پڑھ کر ان شعراء کی روحوں کو صدمہ پہونچایا۔ اور جہالت مزید دیکھیے لکھ دیا کہ انگریزی کا لفظ واقر تھا۔ صحیح تلفظ ویلفیر ہے جو ان شاعروں نے موزوں کیا ہو۔

ویلر۔ ڈانگ۔ (ترکی) لغوی معنی بہت بڑی چیز یا مضبوط آدمی ۔۲۔ ایک قسم کا گھوڑا جو آسٹریلیا سے آتا ہے۔

جہالت ملاحظہ ہو۔ انھیں معلوم نہ تھا کہ اس گھوڑے کو ویلر کیوں کہتے ہیں لہٰذا تخیل کو راہ دی وہ بھی دیہاتی تخیل۔

ڈکشنری آپ نے سچ کہا ہے کہ اللہ جانے کس کتاب کی یاد میں یہ کتاب اہل ہند یا اردو بولنے والوں کے سپرد کی گئی۔ اور وہ تعریف کرنے والے کیسے تھے جنھوں نے اخباری کاغذوں میں دھوم مچا دی کہ "بے نظیر لغت کی کتاب ہے"۔ در اصل مصنف علامہ ہی کا دل گردہ تھا کہ باوجود اس قدر لاعلمی کے لغت مرتب کرنے چلے۔

بھلا خیال تو فرمائیے کہاں WALER گھوڑا اور کہاں لفظ انگریزی VALOUR لیکن علامہ موصوف ویلر کو ویلر سمجھے بے چارے کی ذہنی سمجھ پر اگر سمجھے تو کیا سمجھے صرف اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ گھوڑے کی مناسبت سے ویلر VALOUR کے معنی بھی گڑھے۔ بہت بڑی چیز یا مضبوط آدمی۔ اس طرح آدمی کو گھوڑا بنا دیا۔ اور جرأت دیکھیے لکھ دیا لغوی معنی۔ چنانچہ وہ کون سا انگریزی لغت ہے جس میں ویلر کے معنی بہت بڑی چیز یا مضبوط آدمی کے لکھے ہیں۔ ویلر کے معانی بہادری یا ہمت کے ہیں۔

یہ جہالت در جہالت تھی۔ شاید کاکوری میں گھوڑے کی مناسبت سے شہ زور اور قد آور کو محبت سے ویلر کہتے ہوں لیکن تب بھی ویلر کے معنی بہادری اور ہمت ہی کے رہتے۔

ہاربر۔ وہ خاص مقام جہاں ساحل کے قریب جہاز ٹھہرتے ہوں۔ کاکوری اللغات نے قسم کھائی ہے کہ کوئی بات سیدھی نہ لکھیں گے۔ ہاربر مقام محفوظ یا جائے پناہ کو کہتے ہیں۔ اور چونکہ بندرگاہ جہازوں کے لیے جائے پناہ ہوتا ہے لہٰذا بندرگاہ کو بھی ہاربر کہنے لگے۔ ہاربر کے معانی ہیں جائے پناہ، مقام محفوظ اور بندرگاہ لکھ دینا کافی تھا۔ یہ مقام جہاں کا ذکر کیوں کیا گیا؟ اس معمے کو ایڈیٹر صاحب آپ ہی حل کریں۔

بال۔ گول کمرہ۔ بڑا کمرہ۔

حالانکہ دونوں معانی صحیح نہیں۔ لیکن ہم معنی نمبر ۲ (بڑا کمرہ) سے تعرض نہ کریں گے صرف اس قدر دریافت کرتے ہیں کہ بال کے معنی گول کمرہ کے کس لغت میں ملیں گے۔

ہز مجسٹی۔ یہ خطاب صرف بادشاہ کے نام کے ساتھ لگایا جاتا ہے۔

ہز ہائینس۔ حضور والا اعلیٰ حضرت۔

یور ہائینس۔ بادشاہ اور شہزادہ کے خطاب کرتے وقت حضور والا کی جگہ مستعمل ہے۔

اگر دوران ناظرین سے اس قدر بتا دینا مناسب ہوگا کہ خطابات مجسٹی اور اور ہائینس ہیں۔ ہز اور ہر اور یور ضمایر ہیں۔ اگر غائب کی طرف اشارہ کریں گے تو مرد کے لیے ہز اور عورت کے ہر کی ضمیر لائیں گے اگر مخاطب ہوگا تو یور کی ضمیر استعمال کریں گے کاکوری اللغات میں معانی لکھتے وقت ضمیر جمع واحد و جمع اور حال و ماضی وغیرہ کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ اسی طرح ضمائر کا بھی کوئی لحاظ نہیں۔ چنانچہ ہر کی ضمیر کے ساتھ کوئی خطاب نہیں



نئے لاٹ صاحب

دل لبھانے والی چال

آسٹریلیا کے صوبہ نیو ساؤتھ ویلز سے یہ گھوڑا ہندوستان آیا۔ اور اپنے وطن ویلز کی مناسبت سے ویلر کہلایا۔ علامہ کو یہ معلوم نہ تھا۔ لہٰذا اول بھیکر کی طرح ہرن کے پیچھے چلی۔ بعد کو کوشش لگے کہ جو نہ ہو یہ لفظ ویلر ہے۔ اور گھوڑے کی مضبوطی اور قد کے لحاظ سے ویلر کے معنی لغوی بھی گھڑ ڈالے۔

کہا گیا۔ گویا عورت کی طرف اشارہ ہوتا ہی نہیں یا یہ کہ عورت کو خطاب ملتا نہیں۔ یا شاید کاکوری میں عورت کے لیے بھی ہز کی ضمیر مستعمل ہے۔

چاہیے تھا کہ ہائینس اور مجسٹی کو اصل لغت قرار دیجیے اور معانی و محل استعمال درج کرتے وقت ضمائر کا بھی ذکر کر دیجیے۔

لغویت کی انتہا کر دی۔ ہز ہائینس کے معنی تحریر فرمائے ہیں۔ حضور والا خداوند نعمت گویا جن لوگوں کو اردو میں حضور والا اور خداوند نعمت کہتے ہیں انھیں انگریزی میں ہائینس کہتے ہیں۔ بریں عقل و دانش ببایدگریست ہائینس خاص لقب ہے۔ مثلاً ہندوستان میں والیان ریاست اور سر آغا خان کے لیے مخصوص ہے۔ کہاں تو ہائینس کے خطاب کو اشارہ سمجھ کر دیا کہ ہر کس و ناکس کے لیے استعمال ہو سکتا ہے کہاں چند سطر کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ بادشاہ اور شاہزادے کے خطاب کرتے وقت حضور والا کی جگہ مستعمل ہے یعنی صرف بادشاہ اور شاہزادے کے لیے مخصوص کر دیا۔ اس اختلال حواس کو کیا کیجیے پھر خود ہی تحریر فرمایا ہے کہ مجسٹی کا خطاب بادشاہ کے لیے مخصوص ہے۔ مگر یا کہ بادشاہ کے دو خطاب ہوئے ایک ہائینس دوسرا مجسٹی کہاں تک ان لغویتوں کی تشریح کروں۔ ہر خطاب کا محل استعمال عرض کیے دیتا ہوں۔ مجسٹی بادشاہ اور بادشاہ بیگم کے لیے مخصوص ہے۔ اور رائل ہائینس شہزادوں اور شہزادیوں کے لیے اور ہائینس خاص خاص اشخاص کے لیے جن کی تشریح طوالت طلب ہے۔

ہنٹر۔ دانگ۔ بالفتح و فتح سوم ہا۔ چابک۔ کوڑا۔

کاکوری اللغات کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ہنٹر یعنی چابک یا کوڑا انگریزی میں نہیں ہے۔ اردو میں ضرور یہ معنی چابک اور کوڑا آتا ہے۔

(باقی آیندہ)

راقم ــــــــــــــ

نہ محقق بود نہ دانشمند
چار پایے بر و کتابے چند

ضروری گزارش

جن حضرات کے نام وی۔ پی روانہ کیے جا چکے ہیں براہ کرم وصول فرمالیں۔ باقیدار اصحاب قیمت کا منی آرڈر جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نوٹس حسب دفعہ ۱۳ ایکٹ

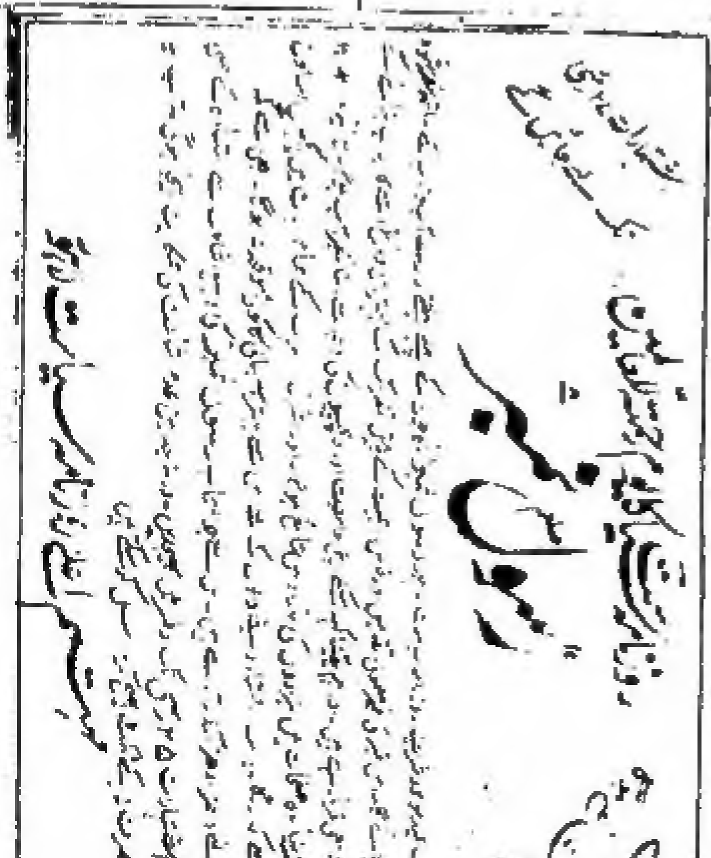
بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر [illegible]
مقدمہ نمبر [illegible] سول ایکٹ
[illegible]

بنام

[illegible]

آج تاریخ [illegible] ماہ مارچ ۱۹۳۶ء میرے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم بخط انگریزی



ایک روپیہ کے حساب سے روانہ کریں۔ نتیجہ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۳۲ء کو شائع کیا جائیگا لیکن جو احباب بلا دست خط و کتابت چاہیں وہ اپنے پتے کا لفافہ ٹکٹ لگا کر اپنے نقشہ جات کے ساتھ روانہ فرمائیں۔

تقسیم انعامات بحسب تعداد و تعداد صحیح نقشوں کے ہوگی۔ اول درجہ کے انعامات اگر [illegible] حل پانے والوں کو [illegible] انعام، [illegible] سب کے لئے ڈرائنگ [illegible] [illegible] ہوگا۔ بعد ازاں دوسرے درجہ کے انعامات [illegible] خاص کی مطابقت [illegible] ایک سے تین غلطیوں والے احباب کو [illegible] فیصلہ میں [illegible] قطعی [illegible] قانونی طور پر قابل تسلیم ہوگی۔

[illegible] انعامات میں سے ہماری کمپنی کی تیار کردہ نایاب اشیا میں سے [illegible] احباب کو [illegible] جو حل صحیح [illegible] بھیں گے روانہ فرمائیں گے۔

ایک شیشی [illegible] جو کہ [illegible] کے استعمال کرانے سے [illegible]
[illegible] قیمت [illegible] روپیہ [illegible] ایک شیشی [illegible] جو کہ [illegible] قیمت چار روپیہ دال
یا ایک شیشی [illegible] دوا [illegible] کیلئے [illegible]
قیمت پانچ روپیہ دال۔
یا ایک [illegible] روپیہ [illegible] ایک [illegible] کر دیگی [illegible]
ثابت ہوا ہے قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ۔
یا [illegible] سوتیو [illegible] نہایت [illegible]
[illegible] قیمت ایک روپیہ چار آنہ دال۔

حل معمہ بنام مینیجر [illegible] روانہ کریں

دی مینیجر سوئیو کیمیکل اینڈ انڈسٹریل ورکس (کمیشن ڈیپارٹمنٹ)
ایمپائر بلڈنگ ہارن بائی روڈ فورٹ بمبئی

The Manager
Swetto Chemical & Industrial works
Empire Buildings-Fort, Bombay

گذشتہ معمہ کا نتیجہ

فیس داخلہ کی جملہ وصولی صرف ۔۔۷۰۰ روپیہ ہوئی تھی جس میں سے ۔۔۳۰۰ روپیہ کی قیمت کے انعامات دے گئے۔ تین انعام چار چار سو روپیہ کے بالکل صحیح حل بھیجنے والوں کو۔ پانچ انعام چھتیس چھتیس روپیہ کے ایک غلطی والوں کو۔ پندرہ انعام بیس بیس روپیہ کے دو غلطی والوں کو۔ اور ستر انعام ایک ایک بوتل سوتیو کے تین غلطی والوں کو۔ ۔۔۱۴ انعام سوتیو کی بوتلوں کے برائے حوصلہ افزائی ہر ایک لیڈی کیپٹن ڈیئر کو۔ اور ۔۔۴ انعام ہماری مختلف اشیا کے چھ یا چھ سے زیادہ غلطی بھیجنے والوں کو دے گئے۔۔

خانہ پری معمہ نمبر ۶

بارہ ہزار روپیہ انعام ۱۲۰۰۰

صرف

سولہ خانوں میں حروف بھرنے کیلئے

۱۰ انعام ایک ایک ہزار روپیہ کے بالکل صحیح حروف بھرنے والوں کے واسطے
۵ انعام دو دو سو روپیہ کے ایک غلطی والوں کے واسطے
۵۰ انعام پچاس پچاس روپیہ کے دو غلطیوں والوں کے واسطے
۵۰۰ انعام سوتیو کی بوتلوں کے تین غلطیوں والوں کے واسطے

فیس داخلہ فی نقشہ حل .... ایک روپیہ
تاریخ اختتام .... ۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۲ء

[illegible]							[illegible]
۱۳۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵۲		[illegible]			[illegible]		[illegible]
۶۵		[illegible]			[illegible]		[illegible]
۶۰		[illegible]			[illegible]		[illegible]
۲۹	[illegible]	[illegible]		[illegible]			[illegible]
		[illegible]					[illegible]
		[illegible]			[illegible]		[illegible]
				[illegible]	[illegible]		[illegible]
۴۰	[illegible]	[illegible]	پ	[illegible]			[illegible]

حروف کی قیمت جو وصول ہیں
معمہ حل کرنے کیلئے

ا	ب	پ	ت	ٹ	ث	ج	چ	ح	خ	د	ڈ	ذ	ر	ز	س	ش
[illegible]	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	[illegible]	[illegible]	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۷
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	و	ہ	ی
۱۶	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	[illegible]	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳	۳۲

مندرجہ بالا نقشہ میں [illegible] حروف کے مقابل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔ [illegible] تمام خانوں کو بھرنے سے [illegible] حروف [illegible] جو [illegible] کے حساب [illegible] [illegible] مثلاً (۱۰۰ + ۳۰ + ۱۰ + [illegible]) [illegible] [illegible]

قواعد

(۱) [illegible] ایک معمہ [illegible] روانہ کریں [illegible] سے زیادہ [illegible]
[illegible] حل کے نقشہ [illegible] [illegible]